حیوانات کی حلت و حرمت

ڈاکٹر حافظ مبشر حسین

(دوسری قسط)

اس تیسری قسم سے تعلق رکھنے والے حیوانات کے بارے میں فقہاء شافعیہ (۹۱) اور حنابلہ (۹۲) کہتے کہ وہ حرام ہیں۔ اس لئے کہ اس سلسلہ میں اخس الاصلین (یعنی متولد کے ماں باپ میں سے جو حرمت یا کراہت کے زیادہ قریب ہو) کا اعتبار کیا جائے گا یعنی جن دو جانوروں کے ملاپ سے ایک جانور پیدا ہوا ہے ان دونوں میں سے جو حرام ہوگا وہی حکم متولد کا ہوگا۔ اور اس کی بنیاد یہ قاعدہ ہے کہ جب حلال اور حرام جمع ہو جائیں تو احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ حرام کو معتبر قرار دیا جائے۔ چنانچہ ان فقہاء کے نزدیک گدھا چونکہ حرام ہے اس لئے خچر بھی ہر صورت میں حرام ہے۔

فقہاء ظاہریہ کے ہاں خچر حلال ہے اس لئے کہ یہ گدھا نہیں ہے اور شریعت میں حرمت صرف گدھے کی کی گئی ہے نہ کہ خچر کی۔ (۹۳)

تجزیہ:

علم حیوانات کی رو سے اگر دیکھا جائے تو متولد صرف اسی صورت میں ممکن ہے جب ملاپ کرنے والے دونوں حیوان نہایت قریبی تعلق رکھتے ہوں یعنی ایک genus کے اندر جو species ہیں ان کے باہمی ملاپ سے تولد ممکن ہے لیکن مختلف genus یا مختلف familes یا مختلف orders سے تعلق رکھنے والے حیوانات میں تولد ممکن نہیں ہے۔ (۹۴)

اس لئے بعض فقہاء نے اس سلسلہ میں جو مثالیں دی ہیں جدید علم حیوانات اس سے اتفاق نہیں کرتی مثلاً مالکیوں کی یہ مثال کہ گدھی بکری کو جنم دے یا بکری خنزیر کے مشابہ بچہ جنم دے۔ جدید علم حیوانات کی رو سے یہ چونکہ ایک ہی genus کی species نہیں ہیں اس لئے ان کا تولد، ناممکن ہے۔

اسی طرح الفتاوی الہندیہ (۹۵) میں بکری اور کتے کے ملاپ سے پیدا ہونے والے بچے کے بارے میں بھی مفروضہ قائم کیا گیا ہے جو جدید علم حیوانات کی رو سے محل اعتراض قرار پاتا ہے۔

☆الی ان یجیيء الترياق من العراق لمات الملسوع ○

لیکن متولد کے سلسلہ میں فقہاء کی پیش کردہ بعض مثالوں پر جدید علم الحیوانات کے اعتراضات کی روشنی میں کوئی حتمی رائے قائم کرنے سے پہلے چند باتیں مدنظر رکھنا ضروری ہے:

۱۔ ایک تو یہ کہ جس طرح فقہی مباحث حرف آخر نہیں اسی طرح سائنسی تحقیقات بھی حرف آخر نہیں۔ ممکن ہے سائنسدان کل کو ایسی بھی کوئی صورت پیدا کر دکھائیں جن سے فقہاء کی مذکورہ بات قابل اعتراض نہ رہے۔

۲۔ دوسری بات یہ ہے کہ فقہاء بالخصوص فقہاء حنفیہ پیشگی مسائل (فقہ تقدیری) پر غور وخوض کرنے اور فقہی آراء قائم کرنے کو ایک دینی ذمہ داری اور سماجی ضرورت سمجھتے تھے اس لئے انہوں نے مختلف ادوار میں جس حد تک سوچا اس پر رائے قائم کی۔ اس لئے ان فقہاء کو مورد طعن بنانا زیادتی کی بات ہے۔

۳۔ تیسری بات یہ کہ حلال اور حرام جانوروں کے ملاپ سے پیدا ہونے والے جانوروں کے بارے میں فقہی رائے قائم کرنا بلاشبہ دینی ضرورت تھی اس لئے خچر کی مثال تو ان کے سامنے موجود ہی تھی، اسی پر قیاس کرتے ہوئے اور اپنے تلامذہ اور عامۃ الناس کو یہ مسئلہ سمجھانے کے لئے ان فقہاء میں سے کسی نے اگر بکری اور کتے یا بکری اور خنزیر کی کوئی مثال بیان کردی ہے تو زیادہ سے زیادہ اس مثال کی نفی تو کی جاسکتی ہے لیکن ان کے قائم کردہ اصول اور اس اصول سے اخذ کردہ نتیجہ کو تو یکسر رد نہیں کیا جاسکتا۔

جہاں تک اس سلسلہ میں متولد کی حلت وحرمت کا مسئلہ ہے تو اس بارے میں فقہاء کی دونوں آراء اپنی اپنی جگہ پر قوی معلوم ہوتی ہیں مثلاً جو فقہاء متولدات میں ماں کی طبیعت کو معیار قرار دیتے ہیں ان کی رائے اس لئے قوی معلوم ہوتی ہے کہ متولد میں باپ کی بجائے ماں کے اثرات زیادہ نمایاں اور غالب ہوتے ہیں ایک تو اس لئے کہ افزائش میں زیادہ خصوصیات مادہ کے انڈہ میں ہوتی ہیں جو آگے بچے میں منتقل ہو جاتی ہیں جبکہ باپ کی خصوصیات اس کے مقابلہ میں بہت کم ہوتی ہیں۔ اسی طرح ممالیہ جانوروں میں متولد بچہ ماں کا دودھ پینے سے بھی ماں ہی کے بہت سے اثرات قبول کرتا ہے کیونکہ دودھ اس کے جسم کی نشو ونما کرتا ہے۔

اور جو فقہاء احتیاط کے پہلو کو مدنظر رکھتے ہوئے متولد کو ہر صورت میں حرام ہی کہتے ہیں ان کی رائے اس لئے قوی معلوم ہوتی ہے کہ جب حلال اور حرام کسی چیز میں جمع ہو جائیں تو بلاشبہ احتیاط کا تقاضا یہی ہے کہ حرام کو ترجیح دی جائے۔ چنانچہ حلت وحرمت کے ضمن میں فقہاء نے یہ قاعدہ اس طرح ذکر کیا ہے:

○ تا تریاق از عراق بیاورند...... مارگزیدہ مردہ باشد☆

اذا اجتمع الحلال والحرام غلب الحرام .(۹۶)

جب حلال اورحرام جمع ہوجائیں تو حرام کوترجیح دی جاتی ہے۔

اوراس قاعدہ سے وہ فقہاء بھی اتفاق کرتے ہیں جنہوں نے اول الذکر موقف اختیار کیا ہے۔

حشرات:

حشرات سے کیامراد ہے؟

اردو لغت میں حشرات عام طور پر ان کیڑے مکوڑوں کو کہا جاتا ہے جو زیادہ تر زمین میں سوراخ کر کے رہتے ہیں۔اس کے علاوہ رینگنے والے جانوروں (Reptiles) کو بھی حشرات کہا جاتا ہے۔(۹۷)

عربی زبان میں حشرات کے لئے لفظ حشرات کے علاوہ بھی کئی ایک الفاظ استعمال ہوتے ہیں مثلاً خشاش احناش احراش اور ہوام وغیرہ۔(۹۸)

وہ حشرات جن کا زہر عام طور پر جان لیوا ہوتا ہے جیسے سانپ وغیرہ۔ان کے لئے ہوام کی اصطلاح استعمال ہوتی ہے جس کا واحد ھامۃ ہے۔اوروہ حشرات جو زہریلے ہوتے ہیں مگر ان کا زہر جان لیوانہیں ہوتا جیسے بھڑ بچھو وغیرہ۔ان کیلئے سوام کی اصطلاح استعمال ہوتی ہے جس کا واحد سامۃ ہے۔اوروہ حشرات جو زہریلے نہیں ہوتے جیسے چوہا یربوع خارپشت (Heghhog) خنفس/ خنافس (یہ چھپکلی یعنی Lizard کے خاندان میں سے ہے) وغیرہ ان کیلئے قوام کی اصطلاح استعمال ہوتی ہے جس کا واحد قامۃ ہے۔بعض اوقات غیر زہریلے حشرات کے لئے بھی ہوام کی اصطلاح استعمال ہوجاتی ہے۔(۹۹)

وہ حشرات جو سانپ کی نسل سے ہوں یا ان کا سر سانپ جیسا ہو ان سب کو احناش بھی کہتے ہیں۔(۱۰۰)

فقہاء نے طہارت ونجاست کے پہلو کو مدنظر رکھتے ہوئے خون کے اعتبار سے حشرات کی دو قسمیں کی ہیں:

۱۔ ایک وہ حشرات جن میں دم سائل ذاتی (۱۰۱) ہوتا ہے جیسے سانپ چوہا خلد (۱۰۲) (Blind Rat) ضب (گوہ) یربوع نیولا خارپشت (Heghhog)۔

۲۔ اوردوسرے وہ جن میں دم سائل ذاتی نہیں ہوتا جیسے چھپکلی بچھو العظاءۃ (گوہ سے ملتا جلتا حیوان) مکڑی چیونٹی ٹڈی بھڑ مکھی مچھر وغیرہ۔(۱۰۳)

امام کاسانی نے خون کے اعتبار سے حشرات سمیت تمام حیوانات کو تین قسموں میں تقسیم کیا ہے:

ان العصا من العصیۃ خشت اول چون نھد معمار کج ......تا ثریا می رود دیوار کج

۱۔ جن میں خون بالکل نہیں ہوتا جیسے ٹڈی بھڑ مکھی مکڑی پسو بچھو وغیرہ۔

۲۔ ایک وہ جن میں خون ہوتا ہے مگر وہ خون بہنے والا نہیں ہوتا جیسے سانپ چھپکلی گرگٹ اور تمام زمینی کیڑے مکوڑے جیسے چوہا گوہ یربوع نیولا خارپشت وغیرہ۔

۳۔ تیسرے وہ جن میں دم سائل ہوتا ہے۔(۱۰۴)

ان میں سے پہلی دو قسم میں امام کاسانی نے جن حیوانات کی مثالیں دی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ سب عمومی طور پر حشرات کی قبیل سے ہیں گو کہ انہوں نے ان کے لئے حشرات کی اصطلاح استعمال نہیں کی۔ البتہ ابن عابدین نے حشرات کا نام لے کر ان میں یہ حیوانات شمار کئے ہیں: چوہا چھپکلی گرگٹ خارپشت سانپ مینڈک بھڑ جوں مکھی مچھر یربوع بچھو وغیرہ۔(۱۰۵)

دمیری نے شوافع کے حوالے سے سانپ چوہے یربوع نیولے گوہ خارپشت دلدل (خارپشت سے ملتا جلتا جانور) وغیرہ کو حشرات میں شمار کیا ہے۔(۱۰۶)

جدید علم حیوانات کے چند اعتراضات:

عربی لغت اور فقہی اصطلاح دونوں میں حشرات کا اطلاق تمام چھوٹے غیر آبی حیوانات پر ہوتا ہے۔ خواہ یہ چھوٹے حیوانات کیڑے مکوڑے ہوں یا ان سے ملتے جلتے وہ حیوانات جنہیں عام طور پر کیڑے مکوڑے نہیں کہا جاتا ہے۔ اور خواہ ان میں بہنے والا خون پایا جائے یا خون بالکل نہ پایا جائے اور خواہ یہ زہریلے ہوں یا غیر زہریلے اور خواہ یہ زمین پر رینگنے والے ہوں خواہ ہوا میں اڑنے والے۔(۱۰۷) یہی وجہ ہے کہ فقہاء نے اس قبیل میں بعض ایسے حیوانات کو بھی شمار کیا ہے جنہیں جدید علم حیوانات میں حشرات میں شمار نہیں کیا جاتا ہے مثلاً چوہے حشرات کی بجائے ممالیہ حیوانات میں شمار ہوتے ہیں۔ اسی طرح یربوع (گلہری) بھی چوہوں کے خاندان سے ہے۔ اور نیولے (Mongoos) وغیرہ کو بھی حشرات کی بجائے درندہ صفت حیوانات میں شمار کیا جاتا ہے۔

لیکن یہ بات قابل طعن نہیں ہوسکتی اس لئے کہ فقہاء نے لغت اور عرف کی بنیاد پر آج سے کم و بیش بارہ تیرہ صدیاں پہلے اس بارے میں بحث شروع کردی تھی اور اس وقت ظاہر ہے علم حیوانات بالکل ابتدائی سطح پر تھا۔ لیکن اس کے باوجود فقہاء نے اس تقسیم کو فقہی اعتبار سے مدنظر رکھا ہے اور حشرات کے گروپ میں جن حیوانات کو انہوں نے شمار کیا ہے اس کا مقصد ان حیوانات کے فقہی احکام بیان کرنا تھا۔ ان حیوانات کو آج کسی اور گروپ میں تقسیم کردیا جائے تو تب بھی ان کے فقہی احکام پر کوئی فرق نہیں آئے

گا۔اسی طرح فقہاء نے حشرات کے ضمن میں بعض حیوانات کے بارے میں یہ رائے دی ہے کہ ان میں خون نہیں ہوتا اس کی بڑی نمایاں مثال مکھی مچھر اور کیڑے مکوڑوں سے دی جاسکتی ہے۔لیکن علم حیوانات میں یہ بات مسلمہ ہے کہ ان میں بھی خون ہوتا ہے۔(۱۰۸) اور اس طرح اس پہلو سے بھی فوراً شبہ پیدا ہوتا ہے کہ فقہاء خون کی نفی کی بات کیوں کرتے ہیں۔

اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ جن حشرات سے خون کی نفی کی جاتی ہے ان میں خون کے سرخ ذرات نہیں ہوتے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ سرخ ذرات کے علاوہ خون کے باقی اجزاء بھی اتنی کم مقدار میں ہوتے ہیں کہ انہیں خوردبین کے بغیر انسانی آنکھ نہیں دیکھ سکتی۔اور اتنی معمولی مقدار کو حلت وحرمت اور طہارت ونجاست کے اعتبار سے شریعت میں قابل معافی قرار دیا گیا ہے۔اور اگر اسے قابل معافی قرار نہ دیا جاتا تو لوگوں کے لئے اس میں مشقت پیدا ہو جاتی۔

تیسری وجہ یہ ہے کہ حیوانات میں اس خون کا اعتبار کیا گیا ہے جو رگوں میں چلتا ہے جبکہ حشرات میں اگر کچھ خون ہوتا بھی ہے تو وہ رگوں میں نہیں چلتا بلکہ ہوائی نالیوں (Air Tubes) میں چلتا ہے۔ان وجوہات کے پیش نظر ظاہر ہے فقہاء کا حشرات کے خوان کو حلت وحرمت اور طہارت و نجاست کی بحث میں معتبر نہ سمجھنا یا ان کے خون کی نفی کرنا غیر معقول نہیں رہتا۔

حواشی وحوالہ جات

۹۱۔ محمد بن احمد بن حمزہ بن شہاب الدین احمد رملی (م ۱۰۰۴ھ، نھایۃ المحتاج الی شرح المنھاج، بیروت، دار الفکر، ۱۴۰۴ھ، ج ۸، ص ۱۵۳ و المجموع شرح المھذب، ج ۹، ص ۸۔

۹۲۔ ابن قدامہ عبداللہ بن احمد (م ۵۴۱ھ)، المقنع فی فقہ امام السنۃ احمد بن حنبل وحاشیۃ، المطبعۃ السلفیۃ ومکتبتھا م س ن، ج ۳، ص ۵۲۷ والمغنی، ج ۱۱، ص ۶۶۔

۹۳۔ المحلی، ج ۷، ص ۴۰۹، علاوہ ازیں خچر کی حلت کا قول حسن بصری سے بھی منقول ہے، (دیکھئے: المجموع، ج ۹، ص ۸)۔

۹۴۔ william t.keeton,biological science,new york,1980,p.9

۹۵۔ الفتاوی الھندیۃ، ج ۵، ص ۲۵۶

۹۶۔ جلال الدین عبدالرحمٰن السیوطی (۹۱۱ھ)، الاشباہ والنظائر، بیروت، دار الکتب العلمیۃ، ۱۴۰۳ھ، ص ۱۰۶، ابن نجیم، زین العابدین بن ابراہیم (م ۹۷۰ھ)، الاشباہ والنظائر، بیروت دار الکتب العلمیۃ، ۱۹۸۰،

ص ۱۰۹ وشہاب الدین احمد بن ادریس القرافی (م ۶۸۴ھ)، الفروق (انوار البروق فی انواء الفروق)، بیروت، دار الکتب العلمیۃ، ۱۹۹۸، ج ۵، ص ۳۴۹۔

۹۷۔ اردو لغت، کراچی اردو لغت بورڈ (ترقی اردو بورڈ)، ۱۹۸۲، ج ۸، ص ۱۶۸، رینگنے والے حیوانات جیسے سانپ چھپکلی وغیرہ۔

۹۸۔ لسان العرب، ج ۶، ص ۲۹۵ والقاموس المحیط، ج ۲، ص ۳۹۴۔

۹۹۔ مرتضی الزبیدی محمد بن محمد بن عبدالرزاق الزبیدی (م ۱۲۰۵ھ)، تاج العروس من جواھر القاموس، مصر، مطبع الخیریۃ، ۱۳۰۶ھ، (بذیل مادہ: ھمم) ولسان العرب، ج ۱۲، ص ۶۱۹۔

۱۰۰۔ المعجم الوسیط، ج ۱، ص ۲۰۲ ولسان العرب، ج ۶، ص ۲۸۹۔

۱۰۱۔ یعنی خود اپنا بہنے والا خون موجود ہو مثلاً مچھر میں خون ہوتا ہے مگر وہ خون اس کا اپنا نہیں ہوتا بلکہ انسانوں سے پیا ہوا ہوتا ہے اور اسی طرح وہ اتنا نہیں ہوتا کہ اسے سائل یعنی بہنے والا کہا جا سکے۔

۱۰۲۔ خلد حشرات میں سے ہے۔ یہ زمین میں بل بنا کر رہتا ہے۔ چوہے کی طرح کا حیوان ہے بلکہ اسے اندھا چوہا بھی کہا جاتا ہے اس لئے کہ اس کے کان اور آنکھیں بظاہر دکھائی نہیں دیتیں۔ انگلش میں اسے spalax typhlus,blind mole rat. کہا جاتا ہے۔ (امین معلوف، معجم الحیوان، ص ۱۶۲)

۱۰۳۔ الموسوعۃ الفقھیۃ، ج ۵، ص ۱۴۱۔

۱۰۴۔ بدائع الصنائع، ج ۵، ص ۳۶۔

۱۰۵۔ ردالمحتار علی الدر المختار، ج ۶، ص ۳۰۴، یہاں یربوع بھی شامل ہے مگر خود ہی انہوں نے یربوع کو درندوں میں بھی شمار کیا ہے۔ (ایضا، ج ۶، ص ۳۰۶)۔

۱۰۶۔ محمد بن موسی بن عیسی الدمیری (م ۸۰۸ھ)، حیاۃ الحیوان الکبری، بیروت، دار الکتب العلمیۃ، ۱۴۲۴ھ، ج ۱، ص ۳۳۳، ۳۳۴۔

۱۰۷۔ اڑنے کے لئے ان کے پر تو ہوتے ہیں مگر پرندوں کی طرح Feather نہیں ہوتے۔

۱۰۸۔ اس بات کو سمجھنے کے لئے درج ذیل سوال اور اس کا جواب قابل غور ہے:

Q: do insects have blood,and do they bleed when they are hurt?:

A} insects have blood, but it's not like our blood is red because it has hemoglobin, which is used to carry oxygen to where it is needed in the body. insects get oxygen from a complex system of air tubes that connect to the out side through opening called spiracles. so instead of carrying oxygen, their blood carries nutrients from one part of the body to another. they do bleed when they are hurt and their blood can clot. so they can recover from minor wounds. (www.2scholastic.com/ browse/artical.jsp? = 4628)